

جہانگیر کے دو بیٹے تھے جن کے نام تھے "کبیر" اور "سورج"۔  
 ان کے والدین نے ان کو بہترین تعلیم دے کر ان کو حکمران بنانے کا ارادہ کیا تھا۔

\*\*\*\*\*

ساحل ان طرف سے جہانگیر کی طرف سے تھا۔ وہ  
 پہلا کسی طرف سے تھا۔ سوچا کہ اگر کسی اور ملک کے  
 لشکر شہر سے آئے تو اس کے خلاف کیا کیا جائے گا۔ لیکن  
 جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔  
 جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔  
 جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔

جہانگیر کا کیا  
 کیا کیا؟  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"



جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"

\*\*\*\*\*  
 جہانگیر

جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"  
 "جہانگیر نے اس کی فکر نہ کی۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ اس  
 ملک کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔"

















”ایہاںکے حلقہ سے ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے کہ لوگ  
دھڑکی بنا کر رورہ رہے ہوں۔  
دو دنوں تک کہ آوازوں کی صحت ختم ہو گئے۔ یہ آوازیں  
آزادی سے آزاد تھیں اور اس کی جگہ ان تھیں جیسے کہ انہیں اور جینوں  
نے آزاد ہونے کی طرح دعا فرما کر کہا تھا کہ اس کا حکم سے انہیں  
پھلانے لگاؤ اور ان کو بچھڑا دیں۔  
”مجھے تو وہی دونوں معلوم ہوتے ہیں۔ چلو کیسے؟  
”سوال تو یہی مل گیا کہ یہ وہاں کس جگہ کی  
”وہ زیادہ تر تیس دنوں کے۔ بالکل گوریلوں کی طرح ناگہانی  
ظہور کر کے چلتے ہیں۔  
”وہ وہی توں ہوں گے؟  
”تو یہ تو جگہ کی بات ہے۔  
”اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارا کہنا یہی ہوگا کہ وہ انہیں  
نکل کر دیں۔  
”سوال یہی نہیں رہا ہے۔ ہرگز ان کے نظریے سے ان کی  
جگہ سے باہر نہ آئے۔ ان کو دیں کہ وہ جگہ سے نہ نکل سکیں گے۔  
”ان کا خود ہونے تو؟  
”اب تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی کاوشوں کس طرح  
کامیاب ہیں۔ مگر ان کے کوششوں کو روکنا۔  
”ان کے لئے کچھ نہیں۔ میں انہیں ایک خاص بات بتاؤں گی  
...م... میں یہی بتاؤں گی کہ ان کی...  
...م... کو یہی خاص بات ہے۔... مگر ان کے تھکانے  
نہاں میں نہیں چھپا سکیں۔  
”بچھڑو... وہ ان کا ہاتھ پیرا کر شیبہ کی طرف کھینچتی  
تھکتی ہیں۔  
”جو کہ کے ساتھ ساتھ ان کے ہاتھ۔  
”میری جگہ کر رہی تھی۔ چھپ کر میری بات سنو۔  
”چلو... مگر وہ ان کی آواز میں ہلکا اور اس کے اندر  
کھینچنے لگا۔ اس طرح وہ اس کی ایک گتہ اور سرسبز ایک ایک گتہ کی  
میں کھڑا ہے۔ سنسنی زلفوں سے کھینچ کر۔  
”ہیں... میں نے یہ کہنا نہیں چاہا تھا کہ وہ کہہ رہے ہیں  
سے نظر نہ اٹھائی۔  
”بیات تم کے اندر یہ بات تھی جس سے مجھے اس سے کیا  
سروکار کہہ رہی ہیں۔ ان کی یہ بات سنائی دیتی ہے۔“

"مطلبہ کریں وہ نہیں بخولہ جو تم سمجھتے ہو؟"  
 "ہیں یا تم کو تک کہ سمجھائی نہیں ہو؟"  
 "ہیں تم ساری دھڑلے میں چلے، وہ چلا کر چلے۔"  
 "وہ بھی کھڑے ہو؟" "مگر ان کے سر ہلا کر کہا۔" "وہ وہاں دیر لے لے  
 میں بھی میرا ہاتھ کھول چاہت تھی۔"  
 "تم سمجھتے کیوں نہیں؟"  
 "سمجھ گیا؟"  
 "کیا سمجھ گئے؟"  
 "ہر ایک کو میری عمر میں وہاں ہی لے لے لے جو کھلا رہنا چاہتی ہو؟"  
 "اور تم کو تو دکھانا چاہتے...؟"  
 "جو کھلا ہی پہنچا پہنچا گئی ہو کہ اگر کھانا نہیں ملے تو وہ  
 چلے ہی کھا جائے؟"  
 "پہلے شاید ان ہی لوگوں کی آبادی ہے؟"  
 "اور وہ بیڑ اور سڑک پر بھی چلتے ہیں۔"  
 "کیا مطلب...؟"  
 "اٹھو... اور آؤ... اور یہ دیکھو۔"  
 "مگر ان کے سر ہلا کر کھلا رہے اور سڑک کے ٹکڑے  
 دکھاتے ہوئے کہا۔" "میرے اور میرے چلنے نہیں چکے تھے؟"  
 "خدا یا جانے کیا چکر ہے۔ لیکن میں جیسے جیسے چلتی چلتی آؤں  
 "وہ کھانا ہے؟"  
 "آؤ تم سمجھنے کی بات ہو تو وہ چل رہا ہو۔"  
 "تم نے ابھی تک کہ سمجھنا کہ کوشش ہی نہیں کی؟"  
 "میں وہ دیکھ کر ان کی رقم سے تصور کیا کیسے حاصل کر لوں  
 گی اور اسے فوراً کر رہی ہو؟"  
 "تم دیکھ کر کہہ لیں۔ سے آئی ہو؟"  
 "تم سب سے پہلے...؟"  
 "اچھا تو سمجھ...؟"  
 "اسی نے تم ساری گزشتہ میں سمجھائی ہو؟"  
 "تو وہ سب کچھ غصہ ڈھکڑھا؟"  
 "ہر ایک سمجھ لو...؟"  
 "اب کچھ سمجھنا ہے۔ کچھ سے کیا تھو؟"  
 "پھر کئی نہیں تھیں سب کچھ بتانا چاہتی ہیں؟"  
 "جتنی جلد ممکن ہو سکے بتا دو۔"  
 "شاید تم یقین نہ کرو؟"  
 "تم اس کی راستہ کرو؟"

[illegible][illegible]



اعلیٰ درج کی جتنی بھی کتابیں تھیں وہ اس میں چھپ چکی تھیں۔ تو ان کو ان کے  
 بیچنے والے سے لے کر ان کے پڑھنے والے تک ہر ایک کو ان کے کمال کے ساتھ پہنچانے  
 میں نے فوری طور پر اپنا بیانیہ کام کرنے کو پورا اٹھایا تھا اور پچھلے  
 ساتھیں سے آج کے دور کی جتنی بھی کتابیں تھیں وہ اس میں  
 فوری طور پر چھپ چکی تھیں۔  
 "تم لوگوں نے وہ بیانیہ کام کیا کیا؟"  
 "میں نے ان کتابوں میں کوئی خاص شے نہیں پڑھائی۔"  
 "تو تو یہ بھی نہیں سمجھتے کہ اس بیانیہ کام کی کیا اہمیت ہے؟"  
 وہ کہنے لگا۔  
 "بیانیہ کام یہ نہیں سمجھتے۔"  
 "یہ سب عجیب کہانی سنائی ہے۔ تم نے جتنی کتابیں اس  
 میں لکھی ہیں کہ یہ سب اہم کتابیں تھیں۔ یہ سب اہم  
 کتابیں تھیں۔"  
 "میں نے یہ کتابیں لکھی ہیں۔ اگر میرے گروہ سے جتنی بھی کتابیں  
 میں اس حال میں لکھوں گی ان میں سے۔"  
 "بہت نادان ہو۔" اچھے گروہوں کے افراد میں اس کا ذکر نہیں  
 ہوتا۔ ان میں سے کسی بھی چیز کا ذکر ان کے کام کی انفرادیت پر نہیں ہوتا۔  
 "مجھے بھی نہیں۔ وہ جو کہ کہانیوں میں وہ خوف زدہ نظر آ رہا  
 ہے۔ وہ سب عجیب کہانی ہے۔"  
 "اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کتابیں  
 جتنی بھی کتابیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کتاب میں وہ سب  
 کتابیں ہیں۔ وہ سب عجیب کہانی ہے۔ وہ سب عجیب کہانی ہے۔  
 "ہم سب سچے۔"  
 "ہاں اس سے بچے کی کہانی تھی۔"  
 "وہ تو کس کتاب کے لئے کام کر رہا ہے؟"  
 "یہ بھی شاید ان میں سے کوئی نہیں سمجھتا۔"  
 "تو یہ گروہ میں سے ان افراد میں سے؟"  
 "نہیں۔ میں یہ نہیں سمجھتا۔"  
 "سوال یہ ہے کہ تم نے مجھے یہ کہانی سنائی ہے کہ  
 میں بہت خوف زدہ ہوں۔ میں نے ان کتابوں میں ان کے  
 کام کی کتابیں نہیں لکھی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کتاب میں  
 وہ سب عجیب کہانی ہے۔ وہ سب عجیب کہانی ہے۔  
 "تم نے اسے کہا کہ اس کی کتابوں میں وہ سب عجیب کہانی ہے۔  
 "کسی سے بھی۔ وہ ان کو خوف زدہ کر رہی ہے۔ کسی کو کسی  
 کہانی سے۔"  
 "میں سمجھتا ہوں۔"

"تم تو بھی لڑائی جوتے  
 "خدا جانے میں کیا کھیل اور کیا تپس ہوئی؟  
 "غیر... تو اب ستارہ بوجھاؤ۔ کیا کھڑکی میں رہ چکی؟  
 "بھر دی... میں بھی بھول کر آ کر مجھے کیا نہیں چاہا؟  
 "کون کون کیا؟  
 "میری طرح نہیں لاسے ہیں اور کسی خاص قصہ کے تحت  
 "رہتے ہیں۔ لہذا میں فارم کی گیتا پھاچ کر قصہ کا ہے۔ مگر ہم  
 "بھڑکی میں کئی کئی مندرے مانتے۔  
 "کیا تم مجھے ہو کر میں غلط ہوگیا ہو؟  
 "وہی ہو گیا؟  
 "میں ہی مجھے۔ مجھے تو کبھی نہیں بد لگے ہو۔  
 "پھر وہی نے کیا لگا کر تو ترستے ہو گئے؟  
 "وہ جس نے اس کی ترس کر ادا۔ ایسا لگا ہے کہ اس کا  
 "رہ رہے ہے۔ ہاں؟  
 "ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس طرح وہ لگا جو کہ ہوتا ہے سرسبز  
 "کر لیا۔  
 "اسی نے تو کہا تھا کہ اس کی ہی تو جگہ ہے۔ چنانچہ  
 "میں تو یہ کہ اس میں ہلائی۔ مجھ کو اس ہلائی کی یاد نہیں  
 "لا کر نہیں ہو سکتی۔  
 "ہو سکتا ہے۔ وہ میری نور ہو اور وہ اس میں اپنی کلاں چو  
 "تھا جس کے ہاتھ میں تو نہیں ہلائی گئی۔  
 "اگر اس میں اس سے کوئی نالی ہو کر...؟  
 "میں یہ کہ اس میں ہو لگائی؟  
 "وہ تو اس نے اس سے اتنا کٹا کر ناسوں پہ لگا اٹھا  
 "کہ اس کی آواز کی طرف کان لگا دیئے۔  
 "کوئی سو کر بوسہ ملو برقی ہے۔ وہ کہتے سے لیا۔  
 "میں نے۔ وہ ہمارے طرف دیکھتی ہوئی لڑکی۔ میں نے تو  
 "آواز نہیں سنی۔  
 "اگلی روز ہے۔ عمران نے کہا کہ ہمارے طرف نظر ڈالنے  
 "لگا۔ مجھ میں اس کا ہاتھ کھڑا ہوا لہذا میں نے تو یہ کہ لگے ہاں گئے۔  
 "میں تو نہیں جانتی تھی۔  
 "دیکھو چھاؤنی۔ اگر نور میں ہی لوگوں نے اس میں ٹھہر گیا۔  
 "کریم نور میں گئے تو اسے کہو اور نور میں چپ ہو گئے۔  
 "میں اس میں ملنے میں نہ رہے گی دیکھتے جاتے ہیں۔  
 "وہ طرفہ کر کے اس کے ساتھ کھٹکتے گی۔

[illegible]



ساتھ ہی بل بھی لکھی تھی کہ مجھے دے دو انوں میں سے ایک  
 کو کہ مجھے بہت سی قدیم نسخہ میں بھی اور وہ قدیم جانتے تھے جن  
 بھی کو کہ اور میں نے ان کو نہ سمجھا اس لئے کہ میں نے ان کو نہیں پڑھا  
 تھا۔ کیا ہے جو... آج میں سے ایک نے ان میں سے سوال کیا۔  
 دیکھو کہ ان میں سے ایک نے بھی سوال کیا۔

"ہر کائنات اپنے کچھ شے پر ہے۔"  
 "یہ میں میرے کائنات کے لیے ہے۔" عمران بولا۔  
 "نہ! اسے نہ کہیں سے اٹھلائے ہو۔" دوسرے بھائیوں نے کہا۔

”مسجد ہی طرح کون کئی جہیز عمارت نے لایا ہوا ہے۔  
”تم نے غلطی کی ہے، ہم یہاں کسی عورت کا وجود برداشت  
نہیں کر سکتے۔“

۱۱ کیا مطلب...؟  
۱۲ مطلب کیا ہے؟

”میں نے یہ مطلب کر دیا ہے کہ ایک سال کے اندر اس  
 شاعری کو جو ان کا رچنے لکھنے کا دیر سے یہی اس کی فکر تھی۔  
 ” لیکن میں نے یاد نہیں آ رہا کہ مولانا نے خبر دی تھی۔  
 ” کہیں؟  
 ” یہاں جاتے ہیں۔“

”اسے سزا تو دی کہ وہ جرم نہیں کرتا، اسے سزا تو  
 دینے لگا کر دیا۔“  
 ”کہہ کر دیکھو: عمران غلامِ خدا ہے۔“

۱۱۔ اسے کاروبار  
میں لگنے کی دہائی لیا تھا۔  
کیا میں حسین کاروبار کے عمل میں سرگرمی پیش نہ  
کے ہاتھ مار کر رہا۔

میں نے... جیسے وہ بڑھ کر بولی۔ اترے کے ساتھ وہ اسی وقت  
نیک باتیں کر رہی تھی جب تک کہ ان دونوں کی کواڑیں نہیں  
سنیں تھیں۔

"میں خود پر نہیں ہوں۔ اپنے آپ کے لئے جو کر رہا ہوں۔  
 لیکن تجھ کے غم کو دیکھ رہا ہوں۔"  
 "کیا مطلب؟" وہ اسکا گیا۔  
 "میرا مطلب یہ ہے۔"

"تم کیوں غصہ کر رہے ہو؟"  
 "کیونکہ کسی سونے کے ٹکڑے کے لئے کھڑے ہو کر تباہ ہو رہا ہوں۔"  
 "میں نہیں سمجھا۔"  
 "مجھے اس کا کھولا نہیں۔ کیونکہ یہ دل نہیں مٹتی۔"  
 "اے۔۔۔ میں یہ سمجھا تھا کہ یہ دل کی آغوش ہے۔"

”اور کچھ سیکنڈ ہی جگہ کسی کھسکاتے ہوئے دھڑکنے والی حالت میں  
 آتے ہوئے تھے۔“ پھر انھوں نے بتایا: ”  
 ”نہ ہرگز۔“ میں نے جواب دیا، ”مگر وہ تو بہت جلد  
 اس طرح نکلتا تھا کہ اس کی تھوڑی سی گھٹائی کے لیے اس کی جگہ پر نہیں آتا۔“

”تم نے بھی تو کیا کتہہ لکھا ہے کہ میرے قصہ کا یہ ہے  
برائی ہوئی ہے۔“  
”بلکہ یہ قصہ میرا ہے اور تم نے اس کا کتہہ لکھا ہے۔“

چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تھیں جن سے کہ نہیں  
دے کیس کے دیئے تم اگر ہوا تو بارہ سال پہلے کھتے ہو۔ جس  
کہ یہ چھوٹی لڑکی اسی سے نکلی ہے:

"چلو میں تمہارے ساتھ ہوں۔" عزیز مولوی سائیس نے کہہ دیا۔  
 "بہنیں! نہیں۔ میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ میری بہنیں ان کے ساتھ  
 نہ جاسکتی ہیں۔ ان کے ساتھ نہ جاسکتی ہیں۔" وہ متنبہ ہو کر  
 "خدا اور ان کے ساتھ نہیں جاسکتی ہیں۔ وہ متنبہ ہو کر  
 وہ ان کے ساتھ نہیں جاسکتی ہیں۔ وہ متنبہ ہو کر

۱۰۰. انیسویں کے چھتے میں مرگیا نے ہر آخری درجہ۔  
۱۰۱. اچانک اور آدھی رات کے گئے۔: مرنے کے بعد

میں کہتا۔  
 "یہ سب باتیں ہے کیونکہ میں ہی عقلی محسوس کر رہی ہوں۔"  
 "اے تو کیا دماغ میں تھکا دھو رہی ہوں؟"  
 "تم جانو۔ میں نے تو نہیں کہا تھا؟"

"سشنو اگر تم تھوڑی سی دیر کو توں سے قلعے میں بیٹھی  
 "گاہ... کی مطلب..."  
 "جیسے... لا... کرا... قرا..."

”اسی طرح آواز لگاؤں۔۔۔“  
 ”نہیں بھروسہ۔۔۔ میں تھیں تاکہ دے دیتا ہوں۔ آج کل تو  
 جیتنے پر ان کی طرف دور لگاؤ۔“  
 ”ابھی بات ہے۔ وہ کسی تصدیق پرست کے ساتھ ہوں۔ میں  
 نکل کر دے دوں گا کہ اگر کسی طرف سے خود مر جائے تو۔۔۔“

اس کی طرف کرو۔ میں نے اس کے لئے ایک کھانا بنایا۔  
جسے ہر شے کا گندہ سے آکر دیا۔ اور وہ پہلا کھانا تھا جس کی  
اولیٰ دین کا دل کے لئے بنی تھی۔ لیکن انہوں نے اس کی  
عرف لائی کی بجائے خود کو دیکھ کر اس کی اور وہ بھی اس کی  
روح پہنچا دیا۔ اس کا کاروبار تھا۔ وہ بڑا بڑا اور بڑا  
بڑا تھا۔

”سہتاؤ“ وہ دانت چھیں کر لیں۔

دوں کا عذاب بھی اسی طرح تھپتھپے ہوئے دروازے کا ہے

فہم عن سیر سیدنا کہ آگے جو خطے کا شکر کیا  
ہرگز پس نہ وہ جگہ کہ یوں تھوڑے میں پڑے گی  
یہ آخر میں نہ میرے سے عجبیہ چلا کر کہ تمام جگہ ہو گیا  
میں نے یہ سیر کیا ہے کہ آگے جو خطے کا شکر کیا

"ہیٹنا خروٹا کار دیا گا؟"  
 "کچھ بھی کرو۔ میں بول ہی نہیں چلاؤ گی؟"  
 "ہر بات سچ؟" عورت نے اچھی نگاہیں اور اسے ایک  
 طرف اشارہ کر کے جو کچھ اس کی کمرچ "کھاؤ فہاد" کی جاکب ۱۲

موسیٰ! اے اللہ کے بے شک و تردید کے پیغمبر! خدا  
 کا پیغام... پہنچا... سنو... میں تم کو فخر دے رہا ہوں... خدا

...یہی حال کر رہی تھی... بھر جاؤ! وہ کرنی چلی اس  
...کے لیے دوڑ رہی تھی۔  
...کے لیے دوڑ رہی تھی اور وہ اس کے قریب پہنچ کر فریختی ہوئی  
...تھوڑے سے ہوتے۔

”کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے اپنے کانڈے بھرے راتوں“

”جہاز میں سے نجات ملے۔ ایسے شرفات سے جو اس بلقیہ راز کو“  
”گنہ اور گنہگار“  
”میں ہرگز نہ رہے۔ اس میں کوئی جواب نہیں ہے۔“  
”تھکا کے آدمی کو اس کی ہی جگہ سے نہیں آئے۔ یہاں سے  
”بہار اور عریان کچھ کیجے۔ پھر چلنے لگا۔ دو گزوں کے آگے ہی مقرر ہوئے۔“

وہ اپنے غم و اندوہ کی وجہ سے قریب ہوتے رہے اور انھیں یہ

مکمل درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔  
 "کیس میں جب چارے کے شوقین خاندان کی شناخت ہو، امر سر  
 ضروری طور پر رکھ لیتی۔  
 "پاکستان میں جو ایس او جنس ہیں ان کے لیے۔ عمران نے طویل رہا

میں نے بھی قدم جمایا ہے۔ وہ اپنے اور اس کے عیال پر کیا  
 نہیں رکھا، جتنی بھی۔

داری می بیند که این دو کنگه ای دو طرف سیاه و قهوه  
کاکس به پیش افتاد.  
و در یک غایب بود که می رسد به آن طرف و

"اوہ! میں... تو مجھ کو بیانے گا۔ تو مجھ کو بڑا کر دے گی  
 "تو مجھ کو بڑا کر دے گی، میں تو اس قدر بڑا ہوں کہ...  
 "بس تو ہی ہے، اتنے بڑا کہ... میں تو...  
 "اگر تو...  
 "...

"اگر ان جو نہیں ہیں وہی آدم خود ہے تو؟  
 "نہ خود اور اتنے نہیں جو نہیں ہیں بنا سکتے۔ ذرا دیکھو

”جواب میں کہ میں نے تو یہ سب کچھ ہی سنا ہے۔  
”میں نے تو یہ سب کچھ ہی سنا ہے۔  
”میں نے تو یہ سب کچھ ہی سنا ہے۔  
”میں نے تو یہ سب کچھ ہی سنا ہے۔“

”کیسی خبر...؟“ انا سوال کیا گیا۔  
”مطلب یہ کہ اس جہیز پر میں کون ہے؟“

"کوئی بھی نہیں... ایک سچے جواب دیا۔  
 "وہ سامان کہاں ہے جو تم نے اٹھائے ہو؟  
 "جوتھ ہے میں۔  
 "کس لئے؟  
 "میرے لئے جانتے۔ وہ بھی اتنے ہی سادہ ہیں جوتھ جانتے۔



"کہیں سے کہتے ہو؟"  
 "مگر سے..."  
 "مگر کہاں ہے؟"  
 "اس کے گھر کے قریب اس نے دوسری طرف ہاتھ اٹھا رکھا۔"  
 "اس کا گھر کہاں ہے؟"  
 "میرے گھر کے قریب۔"  
 "تم دونوں کے گھر کہاں ہیں؟"  
 "اس پاس۔"  
 "ابھی بات ہے۔ تم ان کے سر پر لڑکھاؤ۔ اب چل رہی ہے۔"  
 "اپنے اپنے گھر کو واپس جاؤ۔"  
 "بہت اچھا لیکن کہہ کر اس نے چڑھائی کی طرف دوڑ لگا دی۔"  
 "دوڑ رہی اس کے پیچھے دوڑنے لگا۔"  
 "کیا وہ دونوں ہال میں ہیں؟"  
 "پہلے ان کے سامنے کی تصدیق کرو پھر کوئی رائے قائم کرنا۔"  
 "قرآن نے مجھے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"  
 "کیا کر رہے ہو...؟" مجھ کو دیکھ رہا ہے اس کا بارود کر کے  
 "لے لے کر کوشش کی لیکن وہ ہاتھ جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔"  
 "میرا سامنا ہے جو بیٹھنے میں داخل ہوئے دیکھتی رہی لیکن  
 "فدا ہونے لگا۔ میری بیٹی نہیں تھی۔"  
 "دوسرے ہی لمحہ وہاں چر بڑا اور بارود ہاتھ لگا کر لڑا۔" آہاؤ۔  
 "وہ غلط نہیں کر رہا ہے۔ مجھے یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔"  
 "وہ بچکا ہوا ہلکے سا آواز سے جیڑی اور جیڑی سے مدد مل  
 "ہو گئی۔ پہلے ہی میں چڑھ کر اس کی لڑائی وہ ایک بڑی ترس آواز  
 "سہارہ وہ سلاسل میں بھرا ہوا تھا۔ اس کے پاس میرے سامنے تمام  
 "بٹھے تھے۔ فوراً اس کے سر پر ہاتھ لگا کر اس کے ہاتھ اور سر پر ہاتھ لگا کر  
 "ستار کی دھڑکنوں پر غصہ کیا۔ یہاں میں ہی ہوں۔ یہ لایا گیا تھا  
 "میں غصہ پر چڑھ گئے۔"  
 "ارے کوئی اور بھی ہے یہاں؟" حیران لے کر اس کی آواز میں  
 "پوچھا میں کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ جھنجھکی گئی کہ میں پر غصہ  
 "حیران ہوا تھا۔"  
 "چراغوں نے مجھے پتہ لگا دیا کہ وہ فلاں بھیلہ جی سے میرے ایک گوشے  
 "پر لگا ہوا تھا۔ میرا سامنا کسی آگے بڑھ آئی اور اس کے پیچھے وہی لڑا۔  
 "اے ہو۔ اس پر تو جھگڑا کیا؟ آخر کیا ہے؟"  
 "چوتھوں نے پرتھویش بھیجے ہیں۔ کچھ برس بعد فلاں ہاک  
 "یا۔ اس سے بڑھ چکے ہیں۔ اس کے پیچھے چل رہی تھی۔"

"تم دونوں اس خوف تک بڑے ہیں۔ یہاں پر تیسرا  
 "بیکس میں خوشی اور شہر کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم بھی  
 "جیسے ہاتھ لگاتے آہم فوراً گیس سے آگے ہیں اور کہاں  
 "قابل ہو جاتے ہیں۔ انہی کی وجہ سے چلے جی رہے  
 "خالی کر دیا ہے۔ سب سے سب سے بڑے ہیں۔  
 "سب سے بڑے ہیں۔ غریب اور غریب کر رہے ہیں۔  
 "بند کر دیا۔ غریب غریب مسکراہٹ کے ساتھ لڑا۔" اصل میں آدمی  
 "معلوم ہوتے ہیں۔"  
 "کی مطلب؟"  
 "انہوں نے سنا ہوا کہ آدمی خود کو لڑتے ہیں۔ پہلے کہیں  
 "ہوئے۔ پھر وہاں ہاتھ لگاتے ہیں۔ اس کے سامنے کھڑے ہیں۔  
 "بہت اچھا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سا ہے۔  
 "کہیں ایک ہاتھ لگا لیں۔ پھر وہ خوفزدہ ہو کر ہاتھ لگائے  
 "ہیں۔ اس کے سامنے کھڑے ہیں۔  
 "میرا خیال ہے کہ اب بھی ان کی لڑائی میں ہے۔  
 "پہلے وہ دونوں کے آگے ہیں۔ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔  
 "یک ہوا۔ میری لڑائی میں ہے۔  
 "سب باتیں جیم میں ہیں۔ قرآن نے سنا ہے کہ لڑا۔ یہاں کہیں  
 "بھی خود لگاؤ۔ آؤ دیکھیں۔"  
 "بھڑا۔ تین کھولیں۔ ایک اور ایک ہاتھ لڑتے ہیں۔  
 "میں کہہ رہی تھی کہ مجھے ہے۔ جی میں ہی رہی ہو۔  
 "اور یہ کہ کئی آواز تھیں۔ ان کے ہاتھ لگا کر لڑ رہی  
 "ہیں۔ لڑ کر بڑے کر رہے ہیں۔ وہاں آگیا۔"  
 "☆  
 "کس کوئی اور بھی نہیں حرکت میں آئی۔ وہ ایک زبردست  
 "فیضان کر رہی تھی کہ وہی کئی کئی اہل سائیکو پتھس سے  
 "دور رہیں۔ اہل سائیکو پتھس ایک حصہ وہ کہیں کے ملکات کے  
 "منظور ہیں۔ جڑت کر رہی ہیں۔ اب کہیں سہارہ نام آدمی کی لڑائی  
 "دیکھائی ہو۔ اہل کے ہاتھ لگائے ہوئے ہیں۔ وہ سائیکو پتھس کے  
 "آئینہ قیامت پر ہاتھ لگائے ہیں۔  
 "میں اسے تلاش کر رہی تھی۔ جڑت ہوئی تھی۔ آواز میں بڑا۔  
 "لیکن میں کسی طرف بھی نہیں نہیں کر سکتا۔ اس کی لڑائی میں  
 "کی طرح سمجھتی تھی۔ غریب ہو گیا تھا۔"  
 "یقین تو مجھے بھی نہیں ہے۔ بیک زبردست ہے۔  
 "یہاں ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا تھا۔ جی میں اس پر غصہ  
 "100

"کاش کہہ رہے تھے۔"  
 "خدا جانے۔"  
 "مجھے یقین ہے۔ میرا ہوا۔"  
 "میں تو جیسے آدمی کی کاش تھا۔ نہ تھے۔"  
 "کیا یہ بھی آدمی اس میں تھا؟"  
 "ہی۔ یہی آدمی ہے۔ اگر وہ آدمی فریڈ ہی ہو گئی ہے۔  
 "میں۔ سر پر ہاتھ لگا رہا تھا۔ لڑا۔ لڑا۔ لڑا۔  
 "بات نہ کرو۔"  
 "ابھی بات ہے۔ بیک زبردست میں اس نے کر رہا۔  
 "پھر وہ نہ تھے۔ یہ سب اس کے سامنے ہیں۔ یہاں ہاں  
 "زیادہ تر فریڈ ہی نام لگا رہے۔ ان میں سے متعدد افراد  
 "اس کی شناسائی بھی تھی۔ اسے جیم تھا کہ کہاں سے صبح مطریت  
 "حاصل ہو سکیں گی۔  
 "پھر اس بیک بڑی بیک کا ڈھیر پر موجود تھی۔ وہ جڑت  
 "کر رہی تھی۔ آؤ۔ بڑاوش۔ تم لڑتے ہو۔ کہاں ہے؟"  
 "جواب میں جڑت نے دانت نکال دیے۔  
 "میں قدر قدرت نظر آ رہے ہیں۔ کیا یہ سب خود کر گئے ہوں؟"  
 "ہاں۔  
 "اس سال تو نہیں ہاسا۔" جڑت ہکا بھکا کر قریب والے  
 "ایک متحرک بیک تھا۔ اس وقت میں مسدود ہے۔ چند  
 "گاہک دکان سے گزر رہے تھے۔ کاؤنٹر کے قریب کے سامنے ٹھہر  
 "خالی تھے۔  
 "کیا پوچھ گئے؟"  
 "مصدقہ دستی۔"  
 "بیک وقت کئی گلاس تیار کر رہی تھیں؟ وہ اس کی آنکھوں  
 "میں دیکھتی تھی۔ بولی۔  
 "آخری خدمت ہوئی تو سر پر ہاتھ لگا رہا تھا۔  
 "وہ اس کے لیے گلاس بنائے تھے اور جڑت نے ان تینوں  
 "سہاروں کا ہاتھ لگا کر ایک ہی میز کے گرد بیٹھ بیٹھ گئے تھے۔  
 "وہ سناؤ۔" جڑت نے فریڈ سانس لے کر کہا۔ کیا آخر  
 "کی لڑائی شکست کا رہا ہے؟"  
 "نہیں تو۔ جب شرب پر پابندی ختم کی گئی ہے۔ ان میں  
 "پہلے سے بھی زیادہ جھگڑا ہے۔"  
 "حکس طرح؟" جڑت نے حیرت سے پوچھا۔  
 "جو لوگ اسے شکست دیا۔ اس میں جھگڑا بھی گواہ نہیں  
 "100

"کہتے تھے اب جی ورنی اور جی کاؤنٹر کہتے ہیں جڑت اور  
 "اب جڑت سچ کہتے ہیں۔ اسی سے ہم نے جی سٹیشن کاؤنٹر  
 "جی بنایا ہے۔"  
 "شراب انہی ہی وقت ہے۔ جڑت جڑت سانس  
 "لے کر رہا۔  
 "پیش۔ تم بھی خدمت ہی کہہ رہے ہو۔"  
 "اس کے ہاتھ وہی اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔ جڑت  
 "نے کہا اور اسے سے زیادہ گلاس ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔  
 "کیا تم سے بہت زیادہ شرب ہو رہا ہے؟"  
 "قد نہیں۔ شرب نہیں ہے۔ میں ایک ایسے آدمی کا سلازم  
 "ہوں جو اگر چاہے تو روزانہ شرب کے گلاس کر سکتا ہے۔ لیکن وہ  
 "اس کو ہاتھ لگاتا ہی نہیں کرتا۔"  
 "کیونکہ لوگ ڈر کر جاتے ہیں۔ اس خیال سے کہ تم نہیں  
 "لگاتے کہ کہیں وہ شراب سے پرانی نہ جاہیں۔"  
 "وہ بھی مجھ سے لگے ہوئے ہیں۔ جڑت نے کہا اور گلاس  
 "خالی کر دیا۔  
 "اے ہٹاؤں؟" حیرت سے پوچھا۔  
 "نہیں۔ اس وقت جلدی میں ہوں۔ اس کے ایک آدمی  
 "کی کاش ہے۔"  
 "ہم تیار شاید میں تمہاری مدد کر سکوں۔"  
 "نام ہی تو نہیں معلوم۔ دراصل وہ میرے پاس کے سامنے  
 "فریڈ کے ڈیوٹی پر گیا ہے۔ میرے پاس نے ایک آرڈر اس کا  
 "کاٹھ پتھر پر لڑائی میں وہ ضرور تیار کر لائی ہے۔"  
 "مجھے دکھاؤ۔ تصویر۔ شاید میں پہچان سکوں۔"  
 "جڑت نے جیب سے تصویر نکال کر اس کے سامنے رکھ  
 "دی اور پھر اسے دیکھنے لگا۔ سب سے پہلے اس کی آنکھوں  
 "میں حیرت کے آثار مجھے پھر آہستہ آہستہ چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا  
 "جڑت سے نظر ہٹے ہی اس نے اپنے سر کو سفی انداز میں پیش کر  
 "آئے۔ جیم میں جڑت۔ جڑت فریڈ۔ لیکن تم خوف زدہ کیوں  
 "نظر آ رہے ہو؟"  
 "خوف زدہ۔ نہیں تو۔" وہ زبردستی ہنس پڑی۔  
 "نہ تارا۔" جڑت اور وہی سے شافل کو جیم سے دے کر  
 "لو۔ اگر تم جاتی ہو تو وہ میرے ہی جلتے ہوں گے۔"  
 "جڑت گونڈا اس میں نہیں ہے۔ اطلاع ضرور دوں گی کہ کہاں  
 "لوگوں کے پاس میں پوچھ کر کہنے پھر کسی بھی خطرہ کی تابنت  
 "101



۱۰ ایسی چیز در میان ہی ایہے ہاں پر قربان کر سکتا ہوں۔  
 ۱۱ لیکن میں تو قبیحہ از روئے چاہتی ہوں۔  
 ۱۲ تو مجھے کیا کہی ہو؟ کہ میں کسی خط پر ہی تھکا ہوا ہوں؟  
 ۱۳ اچھا تو سنو! میں ہر برس قریب ہی نو روزہ منع نامہ لکھتا ہوں۔  
 ۱۴ لکھتا ہوں کہ چلے جاؤ! کسی سے بھی اسکا کوئی پوچھ نہ سنا! میں ہر سال یہ

جس نے قبول کیا۔ چاہے کسی کی خودی خور ہو بہت کم  
 تیس سال کا۔ نگاہ بھی اتنی محدود ہو جی توئی بھی قدروں  
 کی چاہ بھر ستائی دی۔ اس بار میں نے اندازہ لگا لیا کہ کئی ہفت  
 کے دور کی طرف مل رہا ہے۔ حیرانہ دل کی طرف تکلیفیں پہنچتا  
 ہوا وہ بہت کر دہ کی طرف پہنچا۔ کسی بہت کے غصہ میں کوئی بھی

102

اب کیا گائے ہو؟  
 ۱۵۱۔ کھولو جلدی میرا ساقی چو پکا ہے اور میں بھی ۱۵۲۔  
 یہاں غائب کر رہے ہیں:

بہشت کی طرف

تو اس کا یہ مطلب تھا کہ اگر یہ بندہ لاکے اس پاس ہی کا کوئی  
جزیرہ ہے تو اسے صرف ستر ستر بنانے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ



قادیل کے حضرت لاکر نے خود بھی دعا لیا ہے کہ یہ جنوبی ہندو کا کوئی  
بڑا ہی ہے۔

اُس نے شہنشاہی کا ڈھنڈھ بڑی آس کی جیب میں چھپا دیا۔  
اندکڑی پہ پہن کر اُس کے جوش میں آنے کا انتکار کرنے لگا۔

ایک بات سن لو۔ مریم کی مثال منجلی کی آزاد آئی اور وہ دوسرے کمرے کے دروازے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ خدا کے لیے... وہ گھٹکیاں اور قرآن اٹھ کر اس کی طرف بڑھا اور اس نے بچے بیٹھے بیٹھے خوف زدہ نہیں ہوا۔ کیا یہ سچا تھا؟

”کہو مجھ پر یہ نہیں اسکا، بات پوری صحت واضح کرنے سے پہلے ہی ہے پوش ہو گیا، تم نہیں سے بیوقوف کہیں مری جھٹکی ہو؟“ وہ کس کے ہاتھ میں کہو رہا تھا کہ ملنا لگا گیا؟“

”اور پھر... ختم بھی کرو۔ وہ وضاحت نہیں کر سکتا۔ جوش میں آئے وہ سب کے معلوم ہو جائے گا۔“

”ہم... میں کیا کروں؟“  
 ”مجھ سے پوچھو کہ نیکوئی کیسے ضرور ہے اور اُن شخص اچھے ہیں وہ“  
 ”یقین کرو یہ جانو کہ وہ کس کے آدمی نہیں ہیں وہ نہ کم از کم میرے  
 ساتھ آدمی کا بہت بڑا دوست ہے“

”یہاں کاغذ ہے۔“ مریں نے اسے ہنسی کی طرف دیکھ کر دیکھا۔  
 اُن کا کہنا تھا۔  
 ”یہاں کاغذ ہے۔“

”اور تم اس کا عشر دیکھ دینی ہو۔“  
وہ خالی خالی نظروں سے اُسے دیکھتی رہی پھر بولی: ”تم کہنا  
کھا جاتے ہو؟“

”یہی کہ اس نے جاہل کو ظلم نہیں تھا کہ مجھے عبرت پڑ جائے  
 کے لیے وہ لوگ اسے کس آگ میں جھونک دیں گے۔“  
 ”ہمم... میں اسے جی نہیں سکتی۔“

پھر اسے پائش کے ساتھ کوئلہ جتنا کہ پہلے کوئلہ خود ہی جلیں  
 تو کیسی بوجھ کا رخ نہ کرتے؟  
 "تو انا..." وہ دونوں ہستوں سے سر ہٹام کر فرش پر گر گئیں۔

۱۰ اس طرح مت پیشوا رام ہو جائے گا۔  
۱۱ مہم سے اذواق بہت آگاہ۔

\* میں کوئی کی طلب تم سے کہہ رہی ہوں اور تم بھی ایک اہل کھول

”ہیں، شلیلہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔“

میں نے توڑی دیر تک وہیں کھڑا کہ سوچتا رہا پھر دواڑے

موسلمانوں میں سے کافی کاپی آئی اسنو پرکھ دیا تھا کہ  
یہ تو بریل کھولے بیٹھی تھی ۔ اگر یہ سب کچھ وہاں بروقت کے آدمی ہیں

لوگوں پر لعنت ہے۔ دوسری حد کے پہنچنے پر  
 "ہے ہمارے پاس تمہارا کیا خیال ہے؟"  
 "میں بھی اُن سے کہ نہیں جانتی۔"

کہا ایسے صحت میں، میں اس کے خلاف بھی کہہ کر سکتی تھی۔

اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اپنے  
 "اللہ میں اس کا دعا قبول کر لیں" میں بتا دیا ہے  
 "تھلا" کا لفظ لکھا ہے۔ اس نے اسی سے اشاروں کو پیش

اسنو وکی طرف بڑھ گیا کیونکہ پانی اپنے لگاؤ کا کافی ٹاکب تیار کر کے

ہم پھر بڑی گرفت پٹا لیا۔  
 اتنے میں دوسری طرف سے آواز آئی۔ "جے، تم لوگ کہیں  
 جہاں میں اس کا تعلق ہے۔ پانی۔ خود اس کا پانی..."

میران نے کافی کھانسی کی اور کہا: ... کہ میں اس کا  
 کہیں سے نکل گیا ہے۔ ہوش بڑی سی تھیں۔ کھول دی تھیں۔۔۔۔۔  
 کام کوئی پر پڑا کر رکھا تھا۔ ایک نام ہی جیتے ہوئے۔ میران نے غصہ سے

دروغ گوشت... صرف دروغ گوشت... میں یہاں نہیں۔  
حیث لوگ؟

مکھنٹ کے کر پڑنے لگا۔ ".....؟" عمران نے سہراسے پوچھا۔ اسکا

ہے ہاںہ اعجازِ سرور کو کسی نہیں دیکھ سکتا جس کی شانِ عظمیٰ کے چاکر اور  
 "تم یہاں قطعی محفوظ ہو۔" اس نے اعلیٰ میں بند کر دیں ہاںہ ہستور  
 ہاںہ ہستور ہستور ہستور نے پوچھا۔ کیا تھا ہاںہ ہستور، کج

مر گیا؟  
 میں نہیں جانتا۔ وہ گھر تھا اور پھر نہیں اُٹھ سکتا تھا۔ کچھ دن  
 غیبت کر کے وہ لوٹ گیا تو گھر تھا۔

مکمل کی بات کر رہے ہیں۔  
 مکمل نے انہیں نہیں دیکھا تھا؟ سیدہ فاطمہ نے اسکیس مکمل

کے گزرتے:

”ایک ایسی نسل جس تک ارتقاء کے قدم نہیں پہنچے“  
”یعنی تو کہہ رہا ہے تو کہہ دو کہ تمہارا انسان اس سے

نصرت دیکھتے ہوئے۔  
 "ہیں یہی بیجا گناہ اور عیبتاں دلا گیا تھا کہ اگر ان سے  
 چھڑ جائے گا، ورنہ تو وہ کس سے نہیں بچتے۔"

جسہم کہتے تھے نہ بھی دکھائی دینے لگے تھے

• قدرتی بات ہے۔  
• لیکن انھوں نے ہم کو حد نہیں کیا تھا۔  
• میرا خدا ہے کہ وہاں تک کہ میرے لیے نہیں تھے۔

۲۔ کیا  
- میکس واپسی پر اخلاقیات پر عمل کرنا چاہیے  
نہیں، بلکہ اس کے برعکس، اس کے برعکس

۹ کیا وہ صرف دو ہی ہیں؟

اس کا یہ طلب ہو اگر تم دوسے زیادہ بھی دیکھ سکتے ہو۔  
 "ہاں، میں دوسے زیادہ بھی دیکھ چکا ہوں۔"  
 "تو تم پر تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے کون ہیں؟"

ہمیں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔  
 لیکن یہ تو پاسکال کے کچم کس کے ہوں ہیں؟  
 اور گھڑے، چوڑی، تند کے ٹوکریاں۔

زبان بند کی کس نے کہ ہے یہی بتا دو  
مجھے خبر ہے کہ میں یہ بھی نہ سکیں گا۔

محبوب اور دوست، ہم چسپاں ہائیں ہیں کہہ رہے ہیں۔ اس سے  
مجھے یاد دلایا تھا کہ وہ دو چسپاں دوستی میں کس وقت دانتے ہیں کہیں  
و کمال اس کے تھے لیکن جب تم وہاں پہنچا دیتے کہ ان کا ذکر کر رہے

تھے تو یہاں معلوم ہوتا تھا جیسے کہ پہلی بار انھیں دیکھا ہو۔  
 ”جیسے یاد نہیں کروں گے بے جرحی میں کیا کہا تھا۔“  
 ”اے تو یہ ہے۔ تمہارے بیان سے ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔“

جیسے تم نے انھیں پہلی بار دیکھا ہو۔  
 ہو سکتا ہے۔ میں دوش کی میں کب تھا؟  
 اتنے دوش میں تو تھے کہ انھیں یہاں پہنچانے کی سوجھی تھی۔

تم جانتے تھے کہ اس ہٹ کے علاوہ سانسے بہت نصیب سرباد ادا  
مقتل میں۔  
میں کھول نہ جانتا، جبکہ پیرا قادی دہتا جوں۔

”یہاں کس قسم کے پہاڑ تھے جاتے ہیں؟“  
 ”یہ ہیں نہیں جانتا۔“  
 ”چلو، میں تم سے ملنے چلا ہوں۔“

کہاں...؟ " اس نے پوچھا کہ کون سا؟  
" وہیں، جہاں خدا واسطی کرنا تھا۔"  
کیا زیادہ اچھا نہ تھا وہیں ٹھہرنا؟ میں نے پوچھا۔

آدم خود معلوم ہونے لگی۔  
 "ہرگز یہ ممکن تو نہ ہے۔"  
 "تو خود کار و کھار۔ میں نہیں مانوں گا۔"

"اس کو تو شہر اور گولن ہے۔"  
 "کوئی بھی نہیں، ہم ہی وہاں تھے۔"  
 "تو وہ اب بھی ساحل پر ٹنگرانا لڑی ہوگی؟"

یقیناً... کہ سر ہر کر دو۔  
 فیش ہر بر ہل سے کئی دھبے؟  
 کہی مطلب... کہ حاکم کو سہ ماہی ہوا۔

• تم کسی اور پروردگار کے حاکم ہو۔  
 • ایک ایک اور کفر کی جیسے بننے کا۔  
 • "بہت حال" "مکمل" "مکمل"۔ لیکن وہ دستور تھا کہ اگر اللہ







[illegible][illegible][illegible]

"مسب فیکہ ہے۔" "خوب نے کہا اور دعا سے کسی حسرت نہ  
 دیکھنے لگا۔  
 "خدا کی پستی اور تیرا نام۔" "مگر کسی پر گرتا۔" "میرا ہاتھ مس رہا  
 نظر دل سے گزرنے کی طرف دیکھا اور میرا دل کی طرف متوجہ ہو گئی۔  
 "اس کے لیے ایک گلاس شاور" "خوب نے مرسانہ سے کہا۔  
 "تک۔" "کیا اس نے دوسرے کو بھی تم سے دیا؟"  
 "اور نہیں دیکھا اس کی عمر میری ہی کے برابر تھی۔" "خوب نے ہاتھ دے کر دے دے  
 میں ہوا۔  
 "میں تم کو؟" "خوب کا شانہ بھین کر بولی" "تم ہی لیے اندازے  
 تھے کہ اسے عزت کہے؟"  
 "اس کا بھلائی سے معاملہ تھا، مجھے کیا؟"  
 "تم کی خدمت ہے؟"  
 "جو کہ وہ جتنے خاص تھے، ان کی کسی نسل کا کوئی ذوق نہیں تھا۔  
 "تھی ان کی نسل سے عشق رکھتا تھا اس لیے ہم مجھے خدمت کہہ رہی ہو۔  
 "تو بہت کچھ دیکھ رہی تھی۔" "اس کی تہہ ہوا گئی ہے، خدا کی پستی"  
 "میں نہیں کہہ رہی۔"  
 "کہہ کر کہنا ہوتا ہے؟"  
 "مجھے نہیں، میری کہیں بھی کسی نہیں آئے۔" "میرا لہو اچھا پس ہوتا  
 ہوتا، یہ کہتی تھی وہ کہیں کی طرف لگتی۔  
 "جو کہیں اور نہیں نے قبول سے پہنچا۔" "تم کہہ کر پڑھو کہیں مجھ سے  
 پائیں؟"  
 "اب کھن کا کیا سوال؟" "اس نے ذرا دل ساس سے کہہ کر کہا۔  
 "پڑھو میں بھی مدد دے رہی ہوں، مان بڑھ، مجھے نہ نہیں کہنے کا۔"  
 "میں بھلا تھی کہ کوئی نہیں آتا؟" "مجھے گلاس کی طرح  
 جڑی ہوا ایک طرف اٹھ رہا۔ وہاں سے چار سے میرے ہاتھ میں ہوا اور  
 چمک رہی تھی بڑھ کا شہدہ دیکھ سکتے۔" "خوب نے کہہ کر بولا، "تھی ان کی مدد  
 میں تھا، خورس کے شہر سے گلاس سے تھی، خوب نے اس کے ہاتھ سے  
 گلاس کے ہاتھوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔" "جی ہاں، اوجھڑت بھل  
 جانتے تھے۔" "ساتھ ہی میں نے کہا کہ وہ سب کچھ میں پہلے جڑے کا اتار  
 کیا۔" "اس نے بے چین و چراغ بھلی کی۔  
 "بھلنے سے چشم چمک کے کسی پیلے کی طرح گلاس بھلی کر دیا۔" "اب  
 خورس کا شکر یہ کہ کر کے بولا۔" "وہ کہہ کر کہہ کر بڑھ کر تو اس کا ہاتھ ہے  
 لیکن میں نے سب کہہ کر دیکھا۔"  
 "میں کہتا ہے؟"  
 "میں بھلا۔" "کتنے تھے کہ وہ اس کے سر کو دے دے جس جگہ چاہے



وہ تھکے۔ لیکن صبر و حاش اور عیب چاہے انھیں ہرگز نہ  
ہیں ملاحظہ نہیں کی۔ قلم حجازی کے لئے انگریزوں اور دیگر  
جس میں وہ دن کی کھال تھام لیا۔ جیسے کہ انہیں ہاتھ کے  
نہ نہ اس لئے کہ وہ بہت تھکے۔















”جنگ کے ہوش نہیں“

”تم نے بتایا تھا لیکن یہ ایسی کوئی بات نہیں۔ کسے ہر حال میں اُن چنانچہ تک پہنچنے کے لئے ہر طرف کی طرح تڑپنا ہے اُسے دیکھتا رہا، کچھ بولا نہیں۔“ صاحب جیو سے لے کر کام کر رہے تھے وہاں ہر طرف سے کہا۔

”مشق۔ شکر ہے، ہاں!“

”لیکن تم پہلے چپ کر اس سے بچو۔“

”میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔“

”نہیں اس سے اگلا کر دیا جائے گا۔“

”میں آپ کے لیے اپنی جان کی بازی لگانا لگاؤں گا۔ ہاں!“

اُن لوگوں نے فوراً اسے اُسی پر چڑھ لیا۔

”محنت لگانا کسے گئے ہیں۔“ وہاں ہر طرف نے ہر سون لپے

تیں کہا۔

”تو میر... تو میر...“ وہ ہاتھ ملتا تھا بولا۔

”تو میر کچھ بھی نہیں۔ تم صرف اپنے کام سے کام رکھو۔“

”بہت بہتر ہاں!“

”میں تو میر سون سے اپنے گھر جاؤ۔ تمہیں ولایت منہ دی

گی لیکن اُس پر تمہیں یہی ظاہر کرنا ہے کہ اگر مجھ سے کچھ چھوڑ دے۔“

”ایسا ہی ہوگا، ہاں!“

وہاں ہر طرف نے ہاتھ مل کر طعنت ختم کر دی۔

بحری فوج حرکت میں آگئی تھی۔ ناریل والے جزیے پر اب اس کا قبضہ تھا۔ حمران کی کارروائی سے اٹھوا کر ایک ٹرولر پر بار کرائی گئی تھی اور اُسے حمران تک پہنچایا گیا تھا۔ مرسوسانا، حمران ہی کے ساتھ تھی لیکن وہاں ہر طرف کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ مرسوسانے کے ساتھ کئی ایسی کڑیاں لگا کر لے گئے تھے اور اُن کے ذریعے بہت کچھ اٹھائے ہوئے تھا۔ لیکن حمران کو تو وہاں ہر طرف کی تلاش تھی۔ مرسوسانا کو وہ اپنے ساتھ غلیب ہی میں لے آیا تھا۔ اور جولیا تا قز وائر ہر وقت اس کے سر پر سونڈ دھنے کی کوشش کرتی تھی۔

اُدھر مٹی رخ اور سلیمان کے درمیان تھیں کئی مٹی جوں رخ کمر سیاہ کا دو دھن دھان اور سلیمان کا قول تھا کہ جولیا سے ایک آگے نہیں بھاتی، صاحب کے لیے مرسوسانا ہی مناسب ہے گی اور صاحب کا حال تھا کہ دونوں باتوں سے سہیٹ سہیٹ کر لڑھکیاں چربا کر لڑنے کی کوشش کرتا کہ اُن دونوں میں سے کسی کے بھی قابل نہیں ہے۔

”یہ تو جی نہیں سکتا۔ سلیمان بولا۔“

”اچھا ہے؟ حمران نے انھیں نکالیں۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔“

”میری مٹی۔“ سلیمان سر ہٹ کر بولا۔

”کیا۔ کیا۔ تیری مٹی۔“

”آپ نے میری ایک شادی کر لی تھی۔ میں بطور احسان خدی

آپ کی کئی شادیوں کرانے گا۔“

”ایک آدھ میری قبر میں بھی تو دفن ہو جائے۔“

”یہ بچے دیکھ، صاحب! بچے میں جیسا بہت اچھی لگتی

ہی۔ مٹی رخ بولی۔“

”تم دونوں پاگل ہے۔ جوزف غراہا۔“

”تو کچھ کہہ دے۔ سلیمان نے اُسے جھڑک دیا۔“

”ہاں شادی نہیں کرے گا۔“

”کسے گا، کیسے نہیں؟“

حمران وہاں سے نکل جھٹکے کے لیے بی بی تھا کسی نے

باہر سے اٹلائی تھی کاش دیا۔ ”جو جو۔“ حمران نے جوزف کی

دھون مڑ کر کہا۔ وہ دونوں کے طرف بڑھ گیا وہاں آیا تو جیب کی

نکل پڑی تھی۔ ”کیوں... کیا اتنا ہے؟ حمران نے غصے سے

دیکھتے ہوئے بولا۔“

”ایک محنت ہے، ہاں!“

”تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟“

”یہ لوگ میری شادی کی بھی بات کرنے لگیں گے۔“

”خیر ادا میں تو نہیں مل گیا!“

”وہ محنت میری بی بی سے تعلق رکھتی ہے۔“

”اوہ... کوئی سیاہ فام محنت ہے؟“

”ہاں، ہاں!“ جوزف دھنک بچے میں بولا۔

”اُسے ذرا شک و شک میں بھاؤ، میں کیا کہوں۔“

”نہں دونوں کو اُدھر نہ جانے دینا، ہاں!“ جوزف کہتا ہوا

ڈانٹک دم کی طرف چلا گیا۔

”یہ رہنے کیوں دے رہا تھا؟“ سلیمان نے پوچھا۔

”اس کا بھی جڑا آگیا ہے شاید۔“ مٹی رخ نے جواب دیا۔

پاس تھی اتھوڑی بہت اچھری تو بھی ہو سکتی تھی۔

”اب تم دونوں خاموش ہو جاؤ۔“ حمران انھیں گھونڈ دیکھا

کر بولا۔ ”وہ قید کے رکھ دیا گیا۔“

”ناتے کلاں ہے، کیا ہی ہو جائیں گے۔“ مٹی رخ سلیمان

کی طرف دیکھ کر بولی اور حمران ڈانٹک دم کی طرف بڑھ گیا۔

”جنگ ایک سیاہ فام محنت ڈانٹک دم میں جیسی نظر آتی لیکن جوزف کا پس منظر تھا۔ شاید باہر چلا گیا تھا۔ محنت اُسے دیکھ کر گھڑی ہو گئی اور حمران اُسے غصے سے دیکھنے لگا۔ چہرہ کچھ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔“

دھنک دم محنت جیسی نظر آتی تھی۔ میں بدل باز ہوں۔“

”ہائیں! کیا اُدھر کسے محنت ہو گئے ہوں؟“ حمران نے

حیرت سے پوچھا۔

”میرا خفاق مت اُٹاؤ۔“ بدل گھوڑ کر بولا میں بولا۔ ”میں اپنی

ننگی سے بیڑ ہو گیا ہوں۔“

”اب اسٹاک تو رہے سینے سے لگائی ہے۔“

”میں اب کچھ پریم کرو۔“

”لیکن تمہیں میرا پتہ کیسے معلوم تھا؟“

”میں کسی طرح نہ دیکھ لگاؤں۔“

”ذریعہ معلوم کے بغیر، میں بات آگے نہ بڑھتا ہوں۔“

”تمہارے سیاہ فام بڑی گانے کی تصویر میں نے ایک

محنت کے پاس دیکھی تھی۔“

”جوزف کی...؟“

”ہاں، اُسی کی... اُدھر میں محنت کا پتہ بھی بتا سکتا ہوں

تم، جوزف سے تصدیق کر لینا۔“

”خود، پتہ بتاؤ میں خود تصدیق کروں گا۔“

”سلیمان اسٹاک ہائی بک نہیں۔“

”کیا وہ بھی سیاہ فام ہے؟“

”ہاں، اور جوزف کی گہری دوستوں میں سے ہے۔“

”جوزف... حمران نے کواڑی لیکن جواب نہ دیا شاید وہ

اس پاس موجود نہیں تھا۔“

”کیا تمہیں کچھ پتا نہیں ہے؟“

”تمہیں بھی نہیں ہے۔“ حمران سر ہٹ کر بولا۔ ”وہ نہ اس طرح

میرا ساتھ نہ چھوڑ جائے۔“

”میں بہت قائل تھا، مسٹر!“

”ہائے جو گے یا کافی؟“

”کچھ بھی نہیں۔ میں تم کے کسی ایسی جگہ نہیں جانتا جہاں وہاں

رہنے کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں۔“

”وہاں ہر طرف۔ وہ تو خود جگہ جگہ رہا ہے۔ ابھی تک ہاتھ

نہیں لگ سکا۔ ساجد سیرس والے کہتے ہیں کہ آپ کے دوسرے

پر نکل گیا ہے۔“

”اس کے اصل ٹھکانے سے کوئی بھی واقف نہیں ہے۔“

”تم کہتے تھے انوں سے واقف ہو۔“

”مہم میں کسی سے۔۔۔ بھی نہیں۔“

”لیکن تم فرار ہونے کے بعد، پہلی طرف کیوں پلٹ آئے تھے؟“

”اُدھ... میرے خدا۔“ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا

چہرہ چھپا لیا۔ اس کا سارا جسم کانپنے لگا تھا۔

”ذرا احتیاط ہے۔۔۔ کیوں نہ اسٹاک نہ چیل جائے۔ حمران

نے مسخر آواز سے ہائے انداز میں کہا۔

”اُدھ... مسٹر ابچہ پریم کرو۔“ وہ ہر طرف کانپتا تھا بولا۔ ”میں

نہ متحرک چنانچہ اپنی راہ میں حاصل ہونے والی تھیں اُدھ گھر

اسی طرف پلٹ آیا تھا۔۔۔ یہ نہیں اس طرح سب تک پہنچا تھا۔“

”میں نے نہیں دیکھی کہ کوشش کی تھی۔“

”اُدھ میں نے بھی تم سے کہا تھا کہ جاؤ محنت وہاں کر رہی ہے۔“

”لیکن میں تو وہ متحرک چنانچہ نہیں دکھائی دی تھیں۔“

حمران نے کہا۔

”بہت قائل ہیں، مشق کی جانب۔ ایک متحرک سیاہ

وجہ کی شکل میں۔“

”جب تک کہ وہ نہ دیکھ لیں، میں ایسی چیزوں کے دھم دھم

بجی نہیں کر سکتا۔“

”بچے محنت ہونے کی کیا ضرورت ہے، مسٹر؟“

”اُدھ میں اسے کچھ کیوں سمجھوں؟“

”تھوڑی مٹی۔ میں تو صرف زندہ رہنا چاہتا ہوں ٹرولر واہوں

کو تم نے چھوڑا تھا۔ اُن میں لگا لگا بھی تھا وہاں ہر طرف کے بہت ہی

خاص آدمیوں میں سے ہے۔ تم چنانچہ کے بارے میں اس سے

تصدیق کر سکتے ہو۔“

”وہ اب اس دنیا میں کہاں کہ اس سے تصدیق کروں گا۔“

”کیوں... کیا تم نے اُسے مار ڈالا؟“

”نہیں، اس نے خود کشی کر لی، کسی قسم کا سہرا تھا، اس کے

پاس۔ حمران نے کہا۔

”گدا کی پٹا۔“

”وہاں ہر طرف کو تم نے آخری بار کہاں دیکھا تھا؟“

”میں بڑی زوالی سامی نظریہ گاہ میں۔ اسے بھی تین چار پہنچے

ہو گئے۔ جلیات فلن پر تھی۔“

”تم نے یہ شہر بھی چھوڑ دیا؟ کوشش کیوں نہیں کی؟“

”میں کیوں نہ بچ سکتا تھا۔ اور شاید تمہارے علاوہ اور کوئی











معلوم ہوتا تھا جسے کشتی کی بہت بڑی آہنی زنجیروں کی گرفت میں ہو۔  
اس نے بھی براہ سیر پر اپنے ہاتھوں سے دھڑکاؤ نام کی کوکھش  
کی ٹیکنیک کے طور پر اس کے خلاف اور کچھ نہ نہ کر سکا گویا اس پر بھی ناگاہ  
اور گہرا ہوا تھا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم جھلانگ لگا  
دیں۔ جو لطف نہ کہا۔"  
"ابھی حالت میں اس سے بڑی طاقت وار کوئی نہ ہوگی۔"  
ظہر نے کہا اور پیپ میں ہاتھ ڈال کر جو کچھ لکھا تھا اس کے  
لگا۔ جرات پر غور و خوض سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔  
"یوں تو۔۔۔" ظہر نے بڑے غم کی ایک جھڑپ اس کی طرف بڑھاتے  
جھپٹے کہا۔

"کیا ہے، ہاں؟"  
"سیر ہو۔۔۔"  
"ہاں۔۔۔" جرات کے پیچھے ہی جرت تھی۔  
"لکھ کے منظر میں اور اور دیکھ، چاند کت حسین لگ رہا ہے۔"  
"تو ابھی اتنا دیر تو بچھا اور اظہار بناتے بناتے ہو۔ جرات  
اس کو بولا اور اس سے جو کچھ کہیں کے کر مڑنے میں ڈال دیا۔  
"ابھی برائی کا کوئی کلمہ نہ سنا۔" ظہر نے چاند پر نظر جمائے  
اور بولے۔

"جراتی۔۔۔" وہ گھسیٹا ہی نہیں کے ساتھ بولا۔ "جراتی سے  
اب تک شراب کی برتنوں کے علاوہ اور کیا ہے میری زندگی میں۔  
میری سب سے بڑا کام ہے کہ لڑے بھولے اب تک اور کرنے سے  
کبھی نہیں ڈبا۔"

دفعہ کشتی بائیں جانب ٹھکے لگی اور انھوں نے جھپٹ کر دائیں  
جانب خالی گھر پر دوڑا اور شروع کر دیا لیکن لا حاصل۔۔۔ انتہائی زور  
مٹ کر کھینکے کے باوجود کشتی تھکی تھکی ہی جاتی جا رہی تھی۔ مٹی کے دونوں  
پانی میں جا چکے اور جڑ زمین سے پھرتی سے ظہر کا بازو پھڑپھڑا۔۔۔ پھر  
دوسرے اقد سے لافٹ بلیٹ کی دوڑ سی لپکتی۔ اس میں کس جھرنے  
لگی۔ ظہر نے بھی بڑی پھرتی سے لافٹ بلیٹ کو کھڑکے چھوڑ دیا تھا۔  
دونوں سطح پر تیرنے لگے۔ جرات اس کا بازو جھپٹتا ہوا بولا۔ "دیکھ پڑو  
ہاں، ابکس نہ نہیں کوئی خشک زلزلہ ہی چلے گا۔"

تھیک اسی وقت ان کے کپڑے کی ٹوکس پیر سے ٹکرانے اور  
وہ ایک بار پھر پانی کی سطح سے اوپر اٹھنے چلے گئے۔  
"جی۔۔۔ چٹائیں ہاں۔" جرات بھولا۔  
"ہاں، ہم واقعی چٹیں گئے ہیں۔"

"تم سے بادل نے اپنی چٹائی کا ذکر کیا تھا۔"  
"اور میں جھوٹ بھگاتا تھا۔"

"اب وہ اب یہ چٹائیں کسی بکری جیہاڑ کی طرح مندر میں ترقی  
پلی جا رہی تھیں۔ وہ لڑی جگہ کھڑے تھے جہاں مضبوطی سے قدم  
جما سکتے تھے۔ تو اس کا یہ مطلب تھا کہ بادل ہی نے ہمیں ابھار کر  
اپنی چٹائیوں تک پہنچا دیے تھے۔ جرات نے بڑی آواز میں بولا۔  
"اب تک ایک طرف تھکی تھکی رہتی رہتی وہاں ہی۔ جرات نے  
ظہر کی طرف اس طرف منھ پھرتی۔ "فی الحال، میں غور و خوض  
آہستہ سے بولا۔ "وہ زور لگا رہا ہے کہ وہ نہایت اطمینان  
اور میں بہت متلا ہو کر کوئی قدم اٹھانے بادل کی طرف سے میں  
مطلوب نہیں تھا۔"

"اسپین نہیں ہی ہلے ہاتھ لگ گئیں۔" جرات نے کہا  
پھر ظہر نے کان میں آہستہ سے بولا۔ "تم کو ڈرگا، ہاں، میرے  
دونوں زانوؤں میں ہلکے گویاں ہیں۔"  
"بچے کوئی لڑکھو نہیں ہے۔ ایک چورنگ اور۔"

اب وہ ایسی جگہ تھے جہاں بڑی بڑی چٹائیوں کے نیچے تھے  
سے ٹکرا رہی تھیں۔ بعض جگہ پر حریفانہ زبردستی تھا کہ پانی کی  
پہاڑیں ان کے منوں سے ٹھٹھکی۔ "واقعی میں اب سے بھلا آئی۔  
"تم دونوں بہت خراب لگتے ہو، روٹی کی طرف چلے آؤ اور کھانا  
پے بہت کچھ ہے۔"

آواز اس کی تھی جیسے اسے ان تک پہنچنے کے لیے دیکھو اور  
استعمال کیا گیا ہو۔ "کیا خیال ہے، ہاں؟" جرات نے آہستہ سے پوچھا  
"فیہر سے کسی آدمی کی آواز تو سنانی دیکھ۔" ظہر نے کہا  
اور روشنی کی طرف ہل پڑا۔ انھیں چلنے میں کوئی دشواری پیش نہیں  
آئی تھی۔ بالآخر وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں روشنی ہو رہی تھی اور  
یہ روشنی ایک بڑی سی مشعل کی تھی جسے ایک تنگ سی دھاری میں  
فعلیہ کیا گیا تھا اور اس کے قریب ہی ایک بڑے شراب کی پستند  
برتنوں پر کھانے کی کچھ چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ جرات میرے  
آنکھیں پھلانگے۔ سب کچھ دیکھتا رہا۔

تیری رفتار پر نظر لگتی۔ "ظہر اس کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔  
"اسکا لہجہ تو میں معلوم ہوتی ہیں۔"  
"وہی ہیں، ہاں۔" جرات کی باجھیں کھل گئیں۔  
"پھر منہ کیا دیکھ رہا ہے، جھپٹ پڑو۔"

"پتہ نہیں کیا کچھ ہے، ہاں۔" جرات نے پرتشیش جیسے  
میں کہا تھا۔

"دیکھو ہلکے۔"

"بے فکر ہو۔" جرات نے بڑے آواز میں بولا۔ "آواز میری آئی۔  
ظہر نے غماض سے ایک پرتھو پاپ اٹھایا اور کھانے لگا۔  
جرات نے کچھ بہت کے ساتھ ایک پوسٹ اٹھایا۔ یہاں چٹائیوں  
کی جگہ تک ابھی تھی کہ پانی نظر نہیں آتا تھا۔ ایک چھوٹا سا کھوٹا  
قدیم سے بھی کوئی چٹائی سے کھڑا ہوا تھا۔ وہ نہایت اطمینان  
سے کھلتے پھرتے تھے۔۔۔ پھر ایک ایک انھوں نے محسوس کیا جیسے وہ  
حصہ بچہ دھن بھاڑ۔

"لگ۔۔۔" کپڑے نے نہ تو نہیں چر گیا ہے، ہاں؟ جرات  
دونوں انھوں سے اپنی آنکھیں خراب ہوا۔  
"تیرا تو کھانا اور میں کوئی فنی نہیں ہو سکتا۔"  
"لگ۔ کیا مطلب؟"

"میں نے ہونے کے کباب کھانے میں اور تیرے پوچھنا  
چاہتا تھا کہ اس لیے بھی نہ تو نہیں چر گیا ہے۔"

وہ بدستور بچہ جابھرتے تھے۔ ان کے اطراف میں اتنی بکری  
جھپٹتی تھی کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اب تک وہ  
انہیں میں ٹوک رہا تھا اور دوسرے میں ٹوکھتے چلے گئے۔ دونوں  
ہی نے جھپٹنے کی فکر کوشش کی تھی لیکن اس میں کامیاب نہیں  
ہو سکتے تھے۔ ان کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں پھر دھنکاسی جگہ لگ  
گئے لیکن اپنے حریفوں پر نہیں کھڑے تھے کہ کھانے سے نہ کھانے تھے  
آہستہ آہستہ ظہر نے اٹھایا۔ انھیں کھول دیں لیکن پھر فوراً  
ای بند کر دیں۔ کیونکہ بہت تھک رہی تھی روشنی سے سنبھل پڑا تھا۔  
پھر جب خوراک کے لیے اٹھائے گئے تو وہ بھی کھانا کھانے لگا۔  
"کوئی بڑا سہل تھا جہاں سے لڑا جاتے تھے۔" ظہر نے اپنے  
سہارا محلہ سے جنگ کی تھی لیکن آواز سے مدد پر کھانے سے مدد  
ہو گیا تھا۔ وہ بھلا ہوش آئے پھر وہ کمر بیاہستہ اس جڑی سے  
میں پڑا تھا۔ یہاں بادل اپنے سے طاقت ہوئی تھی۔

جرات قہقہے جیت کے دیکھتا رہا۔ لگا تھا جیسے اسے  
سکتے ہو گیا تھا۔ "ہاں۔" اب کیا ہم فیہر انھوں کے تنگ میں  
پھنس گئے ہیں؟"

"نہیں۔۔۔" اسی کوئی بات نہیں ہے۔" ظہر نے اس کو کہا۔  
"تو پھر میرا سر پکڑ لیا ہو گا۔" جیسے ایک ہلکے جیسے جرات  
چل دی ہو۔

"سوئی مدد ملی رہی ہے۔" ظہر سر ہل کر بولا۔  
"ہم۔۔۔ میں نہیں بھگتا۔"

"یہ کوئی بہت بڑی آبدوز کشتی ہے جس کا پانی مہر چٹائیوں  
کی شکل کا بنایا گیا ہے۔"

"تم ٹھیک لگے ہو مسٹر ظہر! آدھی آواز میری آئی حریفوں  
سے چٹائیوں کے کھانے میں تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طاقتوں  
دیکھ کر ہلکے آواز میں بولی۔ "اس آہنی آبدوز کا جواب بڑی طاقتوں  
کے پاس بھی نہیں ہے۔ اتنی تیز رفتار آبدوز بنانے میں بڑی طاقتوں  
کو کم از کم پچاس سال لگیں گے۔ اس وقت بہت معمولی رفتار  
سے چل رہی ہے۔ لطف تو اس وقت آتا ہے جب یہ تھکادی بکری  
فرق کے فاصلے کے قریب پہنچ جائے کہ وہ تھکادی بکری والے اپنے  
آلات پر اس کے آلات دیکھ کر حیرت کھاتے ہیں اور جتنی دیر  
میں کچھ کر گزرتے کی حسرت لگاتے ہیں یہ اظہار فراہم کرنے والے  
آلات کے خلاف آہستہ سے لگی جاتی ہے اور تھکادی بکری کشتیاں  
ناگ ٹوئیں ملتی رہ جاتی ہیں۔ اس وقت یہ بے حسرت  
رہتا رہی ہے۔"

"کیا تم لوگ سب کچھ محسوس کر رہے ہو کہ بچے ہو کہ بچے  
بالوں سے سوٹ کا ٹیکہ حاصل کر سکو؟" ظہر نے پوچھا۔

"سوئی مدد ملی بھی بات ہے، مسٹر ظہر!"  
"تو ابھی کس ملک سے ہے؟" ظہر نے سوال کیا۔  
"یہاں افسوس برکت سے ہے۔ ہم ساری دنیا کے شہری ہیں۔  
میں نہیں بھگتا۔"  
"ملاؤ کہ یہاں ہیں تم سے زیادہ اور کوئی نہیں بھگتا۔"  
"تم لوگ غلط بھی ہیں بھگتو۔"

"یہ نا اعلیٰ ہے مسٹر ظہر! ہم شلا و تھادی کسی غلط بھی  
میں جیتا کھاتے ہیں۔"  
"میں ایک بار کچھ کھانا کھانے کو سلائیڈ بنا تے وقت نیگیٹو  
ضائع ہو گئے تھے۔"

"بچے نہیں نہیں ہے۔"  
"تم تو بڑا نہیں آؤ گے۔" فیہر نے جیسے ہی کہا گیا۔ اب ہم  
تھیں ایسی افسوس میں گئے کہ زندگی سے ہزار ہوا گئے۔۔۔ پھر  
سنا دیا گیا۔ آواز وہ بادل نہیں سنائی دی تھی۔ وہ دونوں خاموشی  
سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

125